از: حضرت مولانا محمد ابراہیم فانیؒ

داستانِ دلکشاء در زمانِ ابتلاء

جناب مولانا محمد ابراہیم فانی صاحب 'دارالعلوم حقانیہ کے جید استاذ الحدیث ہونے کیساتھ ساتھ کہنہ مشق شاعر' ادیب' مصنف و محقق ہیں' تقریباً پینتیس برس دارالعلوم حقانیہ میں منصب تدریس پر فائز رہے۔موصوف نے آئی سی یو جیسی نازک جگہ میں بھی کتاب وقلم اور ادب وشاعری سے رشتہ جوڑے رکھا اور شدید بیماری بلکہ غنودگی کی حالت میں اپنی یاداشتیں لکھنا شروع کیں' جسکا دوسرا حصہ نذرِ قارئین ہے۔ان شاءاللہ آئندہ شمارے میں تفصیل سے اس کی باقی اقساط شائع کی جائیں گی .... (ادارہ)

حضرت الاستاذ فانی صاحب نے غنودگی کی حالت میں مولانا سمیع الحق کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں ہیں' ہم نے جواباً کہا کہ وہ کراچی تشریف لے گئے ہیں' فانی صاحب نے فرمایا کہ مولانا صاحب اور دیگر اکابرین ہمارا ملی اثاثہ ہیں۔ان کو احتیاط کرنا چاہیے اور بے جا اسفار میں نہیں الجھنا چاہیے کیونکہ یہ حضرات ہمارے لئے اثاثہ اور سرمایہ حیات ہیں۔ہم ان پر بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔کراچی کا حال تو آپ کو معلوم ہے کہ وہاں علماء دیوبند کے ساتھ کیا سلوک کیا جارہا ہے' وہاں مدارس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہر روز علماء دیوبند کی لاشیں گرائی جاتی ہیں' بغیر ضرورت کے گھروں سے نہیں نکلنا چاہیے۔

قول شیخ القرآن شاہ منصوری:

جب میں ۱۹۷۶ء میں شاہ منصوری کے ساتھ دورہ تفسیر پڑھتا تھا' تو دوران ختم قرآن پاک آپ نے فرمایا (بطور نصیحت کسی نے ان کو لکھا تھا کہ بابا جی مجھے نصیحت کرے) تو آپ نے فرمایا کہ اے بچو! سنو!

هذا زمان السكوت والتزام البيوت چونکہ وہ گرمی کا زمانہ تھا اور گرمی کا موسم تھا تو لوگ توت کی شربت کو بہت پیتے تھے' تو میں نے اس جملے میں اضافہ کیا کہ **هذا زمان السكوت والتزام البيوت و شرب عسواة التوت** تو دیکھو ۷۶ء میں ہمیں شیخ صاحب یہ تلقین کر رہے تھے' اس وقت کیا حال ہے اور اس وقت کیا حال تھا۔

ہم ان نابغہ روزگار شخصیات کو اسلامی انقلاب کے بپا کرنے اور شرعی نظام کے نفاذ کرنے کے لئے جدوجہد پر احترام نہیں کرتے وہ تو بہر حال مقتداء ہے اور ہمیں ان پر تنقید کا حق نہیں